ماہِ رمضان اور اُس کی برکات وفضائل

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے، انوار وتجلیاتِ ربانیہ سایہ فگن ہوں گی، عاصی پُرمعاصی ابن آدم کے لیے سامانِ مغفرت تیار ہوگا، جوادِ مطلق کے جود وکرم کا فیضان عام ہوگا، ایمان وعمل کی بہار آئے گی، توفیق وسعادت شکست خوردگانِ معصیت کا دامن تھامے گی، رندانِ بادہ نوش بھی ایک بار توبہ وانابت کی سلسبیل میں غوطہ لگا کر قدوسیوں سے قدم ملانے کی ہمت کریں گے، ابوابِ جنت مفتوح ہوں گے، ابوابِ جہنم پر قفل چڑھا دیئے جائیں گے۔ ''اے خیر کے طالب! آگے بڑھ، اور اے شر کے قاصد! رُک جا'' کی غیبی صدائیں بلند ہوں گی، ہر رات بے شمار گنہگاروں کی آتشِ دوزخ سے آزادی کے فیصلے سنائے جائیں گے۔

نفسِ اَمَّارہ کا تزکیہ

نفسِ اَمَّارہ کے تزکیہ واصلاح کے لیے حق تعالیٰ نے روزہ فرض فرمایا، تاکہ مومن تقویٰ کے بلند مراتب حاصل کرکے مرتبۂ ولایت پر فائز ہوجائے۔ راتوں کو قرآن کریم سننے سنانے کی ترغیب دی اور اپنا کلام پاک بندوں کی زبان پر جاری کرنے کے مواقع بہم فرمائے۔ روزہ سے نفس کے تزکیہ کا سامان اور روح کی تربیت کے لیے کلامِ پاک سے بہرہ اندوز ہونے کا انتظام فرمایا گیا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس ماہِ مبارک میں زمین کا رابطہ ملاءِ اعلیٰ سے قائم کردیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو۔ جب سے لیل ونہار کا نظام قائم فرمایا ہے۔ عجیب وغریب برکات وتجلیات کا موسم بنایا ہے اور اس خاک کے پتلے کی اصلاحِ روح وتہذیبِ نفس کے لیے جب کبھی کوئی آسمانی تحفہ اُتارا ہے، اس کے لیے اسی ماہ کا انتخاب فرمایا گیا ہے۔ صحفِ ابراہیمؑ سے قرآن کریم تک تمام روحانی تحفے اور عجیب عجیب احکامِ ربانی اور قوانینِ الٰہی پر مشتمل نظام نامے سب اسی ماہِ مبارک کی برکات ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے ماہِ رمضان کی پہلی تاریخ کو نازل ہوئے، موسیٰ علیہ السلام کی تورات چھ تاریخ کو، عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل تیرہ تاریخ کو، داؤد علیہ السلام کی زبور ۱۸ کو، اور قرآن کریم ۲۴ کو نازل ہوا۔ (مسند احمد) الغرض حق تعالیٰ نے ازل ہی

سے کائنات کو اپنی رحمت سے سرفراز کرنے کے لیے اس ماہِ مبارک کو مشرف فرمایا ہے۔

بہر حال رمضان مبارک صحفِ سماویہ اور کتبِ الٰہیہ خصوصاً قرآن کریم کی ایک دینی یادگار ہے، جو وحیِ آسمانی نے خود قائم کی ہے، لیکن اس یادگار اور جشنِ وحی کے لیے صرف یہ صورتیں نہیں رکھی گئیں کہ جگہ جگہ چراغاں کیا جائے، در و دیوار عجیب و غریب جاذبِ نظر و دلکش مناظر سے آراستہ کیے جائیں، رنگا رنگ قمقموں سے سرزمین جگمگا اُٹھے، شامیانے لگائے جائیں، تفریحات کا دور دورہ ہو، نہ عبادت کی فکر ہو نہ نماز کا خیال، نہ خدا کا نام ہو نہ کوئی دینی کام، بے جا اسراف و تبذیر کر کے قوم اور ملک کی توانائی کو ختم کیا جائے۔ گویا ایک خدا فراموش قوم کی زندگی ہو جس کو نہ ابتداء کی فکر ہو نہ انتہاء کا تصور، نہ مبدأ کا خیال ہو نہ معاد کا عقیدہ، یوں ہی لہو و لعب کی دنیا ہو اور عیش پرستی کا سامان۔

آج کل جو یادگاریں قائم کی جاتی ہیں اس کا حاصل تو یہی ہوتا ہے، لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اصلاحِ نفوس کے لیے بھیجی ہو، جس سے روحوں کو جلا ملے، جس سے انسان حیوانات اور درندوں کی صف سے نکل کر صحیح معنوں میں با اخلاق انسان بنے، اس کے لیے یادگار بھی ایسی ہونی چاہیے جس سے اس مقصد کی تکمیل ہو، تاکہ بے عمل افراد با عمل، اور خدا فراموش قوم با خدا بن جائے۔ انسان درندوں اور جانوروں کی صفوں سے نکل کر فرشتہ خصلت بن جائے، غریبوں اور فقیروں کی خبر گیری کی جائے، مسکینوں، یتیموں پر رحم کیا جائے۔

الغرض انسان انسانیت کے اعلیٰ ترین اخلاق و اوصاف سے آراستہ ہو جائے۔ انہی مقاصد کے پیشِ نظر حق تعالیٰ نے ماہِ رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیے اور راتوں کو قیام کی سنت جاری فرمادی، تاکہ بندۂ مومن اس کی راتوں میں قرآن پڑھے یا سنے، کبھی بارگاہِ عظمت و جلال کے سامنے سربسجود ہو کر، کبھی جھک کر تعظیم و تقدیس بجالائے، کبھی کھڑے ہو کر قرآن کریم کے رقت انگیز نغموں سے دل کو گرمائے، اور ’’یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ‘‘ - وہ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے بھی، بیٹھے بھی اور لیٹے بھی - کا پیکر بن جائے اور دنوں میں اسی قرآن پر عمل کی توفیق نصیب ہو۔ آنکھیں نیچی اور زبان کلمۂ خیر کے علاوہ بند رکھے، لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے، نفسانی خواہشات کے کسی تقاضے کو پورا نہ کرے، صدقہ و خیرات کرے، ہر کارِ خیر کی طرف لپکے اور اس کی بجا آوری میں دریغ نہ کرے، ہر برائی سے بچے۔ الغرض سیرت و صورت اور عمل و کردار کے لحاظ سے سراپا فرشتہ بن جائے۔ ظاہر و باطن کی ایسی اصلاح ہو جائے کہ اس کے سرتاپا سے ظاہر ہو کہ یہ ایک با خدا قوم کا فرد ہے۔ اب آپ کے خیال میں ماہِ رمضان اور نزولِ قرآن کا باہمی تعلق واضح طور پر آ گیا ہوگا۔ یہ ہے حقیقی یادگار نزولِ قرآن کریم کی!!!

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....